سعودی عرب اور اس کے اداروں کی گرانقدر خدمات

مولانا حکیم عابد مجید مدنی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

شاہ عبدالعزیز بن سعود نے 1932 میں اپنی سرتوڑ کوششوں سے حجاز اور نجد کی مملکتوں کو متحد کر کے ایک نئی مملکت کی بنیاد رکھی۔ اس نئے ملک کا نام مملکت سعودی عربیہ رکھا گیا۔ اس کا کل رقبہ 92 لاکھ 70 ہزار مربع میل ہے۔ یہ ایک خالصتاً اسلامی ملک ہے۔ اس میں اسلامی قوانین و حدود کا نفاذ ہے۔ تمام حکام بالا کا شرعی قوانین کا پابند ہونا لازمی ٹھہرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں رائج قوانین اور حدود و قیود کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ماخوذ کیا جاتا ہے۔ سعودی عرب میں کسی پارلیمنٹ کا انتخاب نہیں ہوتا اور اہلیت و قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام میں سے لوگوں کو مجلس شوریٰ میں لیا جاتا ہے، جن کی تعداد اب 60 سے بڑھا کر 90 کردی گئی ہے۔ مجلس شوری کے ارکان تمام کے تمام اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ بادشاہ مملکت وزراء کا تعین وزیر اعظم (ولی عہد) کے مشورہ سے کرتے ہیں۔

اس ملک کے پرچم کا رنگ سبز ہے جس پر کلمہ طیبہ تحریر کیا گیا ہے۔ سعودی عرب کی اکثریت مسلمان آبادی پر مشتمل ہے۔ ان کی تعداد ایک کروڑ سے متجاوز ہے۔ قومی زبان عربی ہے اس ملک کا دارالحکومت ریاض ہے۔ اگرچہ ایک حد تک جدہ کو دارالحکومت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سعودی عرب اس لحاظ سے مقدس و متبرک ملک ہے کہ اس کے اندر وہ معزز شہر مکہ و مدینہ واقع ہیں۔ ان دونوں شہروں کی وجہ سے وہاں کے سربراہ کو خادم الحرمین الشریفین (پاسبان حرم) کہا جاتا ہے۔ دنیا کے ہر خطہ سے لاکھوں مسلمان یہاں آ کر فریضہ حج ادا کرتے ہیں جن کیلئے سعودی حکومت خصوصی انتظام کرتی ہے۔ اور انہیں تمام سہولتیں بہم پہنچانے کیلئے کوشش کرتی ہیں۔

سعودی عرب تیل پیدا کرنے والے ممالک میں سے اہم ترین ملک ہے۔ اس کی معیشت کا دارومدار تیل اور پٹرولیم پر ہے۔ امریکہ، ایشیا اور دوسرے ممالک میں تیل یہاں سے برآمد کیا جاتا ہے اور اربوں ڈالر سالانہ کا زرمبادلہ کمایا جاتا ہے۔ تیل کے علاوہ سعودی عرب کی زمین سونا اگلتی ہے۔ اس کے اندر چاندی، لوہا، تانبا، نمک وغیرہ کے وسیع ذخائر ہیں۔ ان چیزوں کو بھی عرب برآمد کر کے لاکھوں ڈالر حاصل کرتا ہیں۔

زراعت

یہ اسلامی ملک زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ زراعت پر بڑی منصوبہ بندی کے ساتھ عمل ہو رہا ہے۔ آبی وسائل کیلئے بند تعمیر کئے جا رہے ہیں اور زراعتی مشینوں کو بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ سعودی عرب کو چند سال قبل غیر زرعی اور صحرائی علاقہ جانا جاتا تھا۔ لیکن اب وہاں حیرت کی حد تک زرعی ترقی ہو چکی ہے۔ سعودی عرب گندم میں خودکفیل تو کیا دوسرے ملکوں کو بھی گندم برآمد کرتا ہے۔ سبزیوں اور پھلوں کی بھی بہترین پیداوار ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ اور قصیم و بریدۃ کے علاقے کھجور پیدا کرنے میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ رمضان کے ایام میں مدینہ منورہ اور دوسرے سعودی شہروں کی پیدا کردہ کھجور کے بنڈل سفارت خانے کے ذریعے دوسرے ممالک کے باشندوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ 1996 کی بات ہے کہ راقم الحروف عمرہ کا ویزہ طبع کرانے کی غرض سے جب سفارت خانے پہنچا تو وہاں دوسرے مہمانوں کے ساتھ بندہ کی تواضع بھی کھجور اور چائے کے ساتھ کی گئی۔ ہر سعودی اسی سے

مہمان نوازی کرتا ہے۔ بندہ یونیورسٹی کے زمانہ طالب علمی میں مدینہ میں کھجور کے کئی باغات کی سیر کر چکا ہے۔

صحت

صحت کے میدان میں سعودی عرب نے کافی ترقی کی ہے۔ جہاں لوگوں کا ہسپتالوں میں علاج معالجہ مفت کیا جاتا ہے۔ وہاں کئی اونچے معیار کے ہسپتال موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ہزاروں چھوٹی چھوٹی ڈسپنسریاں بھی ہیں۔ جو عوام کے علاج معالجہ میں مصروف ہیں ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں کا عملہ بہترین اخلاقی معیار کا حامل ہے۔ ان کی صفائی کا انتظام بہتر ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ سعودی عرب توانائی، مواصلات اور دوسرے میدانوں میں بھی خاصی ترقی کر چکا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔

تعلیم

تعلیم کے میدان میں سعودی عرب بھی ترقی یافتہ ممالک سے پیچھے نہیں ہے۔ وہاں تعلیم کا بہتر انتظام موجود ہے۔ طلبہ و طالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ سکولز، کالجز، اور یونیورسٹیاں ہیں۔ بچوں کے علاوہ بڑوں کے بھی تربیتی سینٹرز ہیں۔ سعودی عرب میں 7 یونیورسٹیاں 71 کالجز، 12 ہزار پرائمری سکول و ثانوی سکولز اور چار سو ایسے ادارے ہیں جہاں مختلف مضامین کی خصوصی تعلیم کا اہتمام ہے۔ سعودی تعلیمی اداروں میں تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ طلبہ کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں، انہیں آمدرفت کی سہولت بھی میسر ہے۔ تعلیمی اداروں میں نصاب کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں دینی مواد کو شامل کیا گیا ہے۔ طالب علم جہاں سائنسی مضامین اور دنیوی علوم پڑھتا ہے۔ وہاں اسے فقہ، حدیث، تفسیر، نحو، صرف اور تاریخ کے علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ عقائد کی درستی پر بہت زیادہ دھیان رکھا جاتا ہے۔

مدینہ یونیورسٹی

مدینہ یونیورسٹی جسے عالمی حیثیت حاصل ہے اس میں تقریباً 200 ممالک کے طلبہ زیر تعلیم رہتے ہیں جن کی سالانہ تعداد سات سے آٹھ ہزار تک ہوتی ہے۔ شاہ فیصل کے دور میں قائم ہونے والی یہ یونیورسٹی ہزاروں طلبہ کو زیور تعلیم سے آراستہ کر چکی ہے۔ دنیا کے ہر خطہ میں اس سے فارغ شدہ طالب علم دینی و تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس میں پانچ کالجز کے علاوہ پرائمری اور ہائی سکول موجود ہیں۔ کئی ایسے شعبے میں جن سے طلبہ بی۔اے کرنے کے بعد ایم۔اے اور پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں۔ راقم بھی اسی یونیورسٹی کے حدیث کالج کا فارغ التحصیل ہے۔

پاکستان کے وہ طلبہ جو اس یونیورسٹی سے مستفیض ہو چکے ہیں ان کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے جو کہ تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں اور کئی پاکستانی تعلیمی اداروں میں عربی کی ترویج و اشاعت کے کام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اور کئی عرب ممالک کے سفارت خانوں میں اہم مناصب پر فائز ہیں۔ اس یونیورسٹی سے فارغ طلبہ کا گروہ جو کہ سعودی وزارت مذہبی امور اور دوسری کئی تنظیموں نے اٹھا رکھی ہے۔ جن میں ھیئۃ الاغاثہ، مؤسسہ ابراہیم اور رابطہ عالم اسلامی شامل ہیں۔ یہ ایسی یونیورسٹی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کے مابین روابط کو بڑھانے میں کافی مدد ملی ہے اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے مل کر ان کے حالات سے آگاہی ہوئی ہے۔

اس یونیورسٹی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کے وائس چانسلر عالم اسلام کی بڑی اہم شخصیت فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمۃ اللہ تھے اور اس کی رکنیت کا شرف مولانا مودودیؒ، مولانا سید داؤد غزنویؒ اور مولانا ابوالحسن ندویؒ کو حاصل رہا۔ موجودہ وائس چانسلر عبداللہ بن صالح العبود ہیں۔ عالم اسلام کے طلبہ اسمیں پڑھ رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ یونیورسٹی انہیں دینی تعلیم سے سیراب کرتی رہے گی۔ عربی زبان کی ترقی کیلئے ہر سال مختلف ممالک میں اس کی طرف سے عربی ریفریشر کورس منعقد کئے جاتے ہیں جن میں شریک طلبہ کو وظائف کے ساتھ کتابیں مفت دی جاتی ہیں۔ اس یونیورسٹی میں داخل ہونے والے طالب علم کو 800 ریال وظیفہ ملتا ہے۔ طلبہ کی رہائش علاج معالجہ مفت ہوتا ہے۔ ایک بہترین قسم کا ہسپتال اور لائق عملہ موجود ہے۔

یونیورسٹی کی طرف سے طلبہ کے لئے ہر سال مختلف غیر نصابی سرگرمیوں کا اہتمام ہوتا ہے جس میں طلبہ شوق سے حصہ لیتے ہیں اور پھر آخر سال میں ان کی حوصلہ افزائی کتابوں کی شکل میں کی جاتی ہے۔ ہر طالب علم کو آمدورفت کا ہوائی ٹکٹ مفت دیا

جاتا ہے۔دوران تعلیم طلبہ کی تربیت کا خاص اہتمام ہوتا ہے۔اس کیلئے کئی تربیتی کیمپ لگائے جاتے ہیں اور پندرہ دن تک ان کیمپوں میں طلبہ کو تربیت کی غرض سے رکھا جاتا ہے۔ بندہ خود ایسے تربیتی کیمپ میں شرکت کر چکا ہے۔ان کیمپوں میں طلبہ کو تقریر و تحریر کا طریقہ سکھلایا جاتا ہے۔ اس کی نگرانی بہترین اساتذہ کرتے ہیں۔اس یونیورسٹی کی سند العالیہ (اللیانس) پنجاب یونیورسٹی میں بی اے کے برابر ہے۔ لہٰذا فراغت کے بعد کئی طلبہ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کر چکے ہیں اور اعلیٰ مناصب پر براجمان ہیں۔

دعوتی، تبلیغی اور تدریسی سرگرمیاں

سعودی عرب کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے ہر سطح پر دعوتی، وتبلیغی، ودینی اور تربیتی کاموں کی سرپرستی کی ہے۔ان امور کو سرانجام دینے اور نگرانی کرنے کیلئے ایک وزارت کے قیام کو عمل میں لایا گیا ہے۔جس کے دفاتر دنیا کے اکثر ممالک میں ہیں جو مکتب الدعوۃ الاسلامیہ کے نام سے موسوم ہیں۔ پاکستان میں بھی ایک دفتر موجود ہے۔جس کے سربراہ الشیخ محمد بن سعد الدوسری ہیں جو سفارت خانے کی نگرانی میں دعوتی عمل کو آگے بڑھائے ہوئے ہیں۔ کانفرنسوں میں شرکت، دعوتی کارنر میٹنگوں میں حصہ اور تعلیمی مراکز کا وزٹ کرنا ان کے فرائض میں شامل ہے۔کئی اہم دینی اداروں میں انکے مبلغین کام کر رہے ہیں۔مکتب الدعوۃ ان تمام مبعوثین پر مکمل نظر رکھتا ہے۔ ہر شخص کی کارکردگی دفتر میں پہنچتی ہے۔ جامعہ سلفیہ، جامعہ تعلیمات اسلامیہ، جامعہ ابی بکر، جامعہ اثریہ، پنجاب یونیورسٹی دارالقرآن اور پنجاب، سرحد، بلوچستان اور سندھ کے دوسرے دینی ادارے ان فضلاء کرام کے علم وحکمت سے مستفید ہو رہے ہیں۔مکتب الدعوۃ کے علاوہ کئی دوسرے اداروں کے دفاتر بھی موجود ہیں جن کی طرف سے بیسیوں فضلائے مدینہ یونیورسٹی دعوتی عمل میں مصروف ہیں۔

حرمین کی توسیع

سعودی عرب کی بڑی دینی خدمات میں حرمین شریفین کی خدمت اور توسیع عمل ہے۔ شاہ عبدالعزیز آل سعود سے لے کر شاہ فہد بن عبدالعزیز تک ہر سعودی فرمانروا نے اپنی وسعت کی حد تک حرمین کی خدمت سرانجام دی، انہیں اپنی توجہ کا مرکز بنایا اور ان کی توسیع میں حصہ ڈالا۔ موجودہ سربراہ مملکت فہد بن عبدالعزیز نے حرمین کی توسیع کی بنیاد 1983 میں رکھی۔ راقم الحروف ان دنوں مدینہ یونیورسٹی کے آخری سال میں زیر تعلیم تھا اور شاہ فہد جب اپنے ہاتھوں سے اس کی بنیاد رکھتے ہوئے اینٹ لگا رہے تھے تو میں اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

شاہ فہد قرآن کمپلیکس مدینہ منورہ

توسیع حرمین کے علاوہ دوسری بڑی مذہبی خدمت قرآن مجید کی طباعت واشاعت کیلئے مدینہ منورہ میں شاہ فہد اکیڈمی کی تاسیس ہے جس پر ہزاروں ملین سعودی ریال خرچ آئے۔ اکیڈمی کی بلڈنگ وسیع، چھاپے خانے، سٹورز، مسجد، مارکیٹ، ہوٹل اور رہائشی کالونی پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں وسیع وعریض پارک بھی موجود ہیں۔ چھاپے خانے میں جدید مشینری نصب ہے جس سے قرآن مجید کی طباعت کا کام لیا جاتا ہے۔اس سارے منصوبے کو دیکھ کر خادم الحرمین الشریفین کی قرآن مجید کے ساتھ والہانہ محبت وتعلق کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس اکیڈمی کے تحت چھپنے والے قران مجید کے نسخوں کی تعداد 2 کروڑ 80 لاکھ ہے۔

قران مجید کی طباعت کے علاوہ اکیڈمی میں شعبہ ترجمہ بھی موجود ہے۔ جو کہ قرآن مجید کے ترجمے کروا کرا کے چھاپنے کا اہتمام کرتا ہے۔جن زبانوں میں ترجمہ کا کام ہو رہا ہے ان میں جاپانی، ترکی، انگلش، فرنچ، اردو اور تھائی زبانیں قابل ذکر ہیں۔ اکیڈمی میں شعبہ ریکارڈنگ بھی کام کر رہا ہے۔ جو قرآن کی صوتی تجلیات کو محفوظ کرتا ہے۔

مرکز سنت کی تاسیس

اس اکیڈمی میں قرآن کی خدمت کے ساتھ حدیث کی خدمت کیلئے بھی مراکز السند کے نام سے مدینہ یونیورسٹی میں ہیں۔ راقم 1996 میں ان کا وزٹ کر چکا ہے۔اس میں حدیث کے مجموعہ کو کمپیوٹر میں درج کرنے کا اہتمام ہو رہا ہے۔اور سیرت پر ہر قسم کی کتاب مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔ شاہ فہد اکیڈمی کی جانب سے پورے عالم اسلام میں قران مجید کے نسخوں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ہر

حاجی کو بطور تحفہ دیا جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ ادارہ قرآن وحدیث کی عظیم خدمت پر مامور ہے۔ جسے ہمیشہ کیلئے یاد رکھا جائے گا۔ خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز مسلمانوں کی طرف سے اس کارنامے پر خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

امن و امان

سعودی عرب اس لحاظ سے بھی قابل فخر ہے کہ اس نے امن و امان کے مسئلہ کو کنٹرول کر رکھا ہے۔ جو کہ نفاذ اسلام کا مرہون منت ہے۔ سعودی حکومت کا عدالتی نظام کتاب وسنت پر قائم ہے اس کی روشنی میں فیصلے کئے جاتے ہیں۔ حدود پوری طرح نافذ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں جرائم کی شرح باقی ممالک کی نسبت بہت کم ہے۔ وہاں قاتل سے قصاص لیا جاتا ہے۔ چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں ۔متہم پر حد قذف لگتی ہے۔ قاضی براہ راست خود مدعی و مدعا علیہ کی بات سن کر فیصلہ دیتا ہے۔ وہاں ایک مقدمہ کو سالہا سال تک لٹکایا نہیں جاتا۔ میں نے خود اس چیز کا مشاہدہ کیا وہاں سینکڑوں میل کا لمبا سفر نہایت پر امن ہوتا، ڈاکے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ پورے چار سال میں صرف ایک بار مدینہ منورہ میں ایک شخص کا سر قلم ہوتے دیکھا۔ وہاں کا عدالتی نظام ایسا سخت ہے کہ قاضی جو فیصلہ کر دے بادشاہ بھی اسے رد نہیں کر سکتا۔ سچی بات تو یہ ہے کہ سعودی عرب امن و امان کا مرکز ہے۔ دنیا میں اسلامی قلعہ ہے۔ کروڑوں مسلمانوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ وہاں کے رہائشی کھلے دروازے چھوڑ کر نمازیں ادا کرتے ہیں اور گھروں کے گیٹ کھول کر سوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ ہو اور یہ بھی امن و سلامتی کا گہوارہ بنے۔ ہر پاکستانی سعودی عرب سے محبت رکھتا ہے۔ اور اسے اپنا دوسرا گھر سمجھتا ہے اور دینی لحاظ سے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ کو اپنے اصل گھر پر ترجیح دیتا ہے۔ اور ان کی حرمت پر اپنی جان قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔ سعودی عرب جس قدر حجاج کی عزت کرتا ہے وہ بھی قابل تحسین ہے۔ ہر قسم کی آسائش انہیں پہنچائی جاتی ہے۔ حجاج کرام مشکلات کا سامنا کرنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

رابطہ عالم اسلامی

سعودی عرب نے ہمیشہ دوسرے اسلامی ممالک سے اخوت ومحبت کے روابط کو بڑھایا اس عظیم مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے ورلڈ اسلامک لیگ کے نام سے اسلامی ممالک کے مفکرین پر مشتمل ایک کونسل کی بنیاد رکھی جو کہ مسلم اقلیات کے مسائل کو حل کرتی ہے۔ اس کے دفاتر ہر اسلامی وغیر اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں اس امر کا مرکزی دفتر مکہ مکرمہ میں ہے۔ اس تنظیم کی طرف سے 1500 داعی علماء پوری دنیا کے مختلف خطوں میں دعوتی وتبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے مختلف ممالک میں تربیتی ورکشاپس منعقد کی جاتی ہیں جن میں عوام الناس کی شرکت کو یقینی بناتے ہوئے علماء کرام کے اسلامی مسائل پر لیکچرر رکھے جاتے ہیں۔ پاکستان میں رابطہ کا دفتر سالہا سال سے دعوتی فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے ہفت روزہ میگزین کا اجراء بھی ہوتا ہے۔ جس میں اسلام کی تازہ ترین خبریں بھی شائع ہوتی ہیں اس کا نام اخبار العالم الاسلامی ہے رابطہ میں تنظیمات اسلامی کے نام سے ایک شعبہ قائم ہے۔ جو مبلغین اور مترجمین کی نگرانی کرتا ہے علاوہ ازیں رابطہ نے مختلف ممالک میں مساجد بھی بنوائی ہیں اس مقصد کیلئے شعبہ مساجد قائم ہے۔ اس کے منتظمین مظلوم مسلمانوں کی امداد ونصرت کیلئے ہر وقت تیار اور مستعد رہتے ہیں۔

اس تنظیم کے شعبہ کتب کی طرف سے بلامعاوضہ کتابیں پورے عالم اسلام میں پہنچائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں کئی ممالک کے مسلمان طلبہ کو یہ تنظیم وظائف بھی دیتی ہے۔ مسلمانوں کے درمیان اتحاد واتفاق کی فضاء کو قائم کرنے کی اس کونسل نے سرتوڑ کوششیں کیں اور تاحال کر رہی ہیں۔ اس کونسل کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی سابق وائس چانسلر ریاض یونیورسٹی ہیں اور اسسٹنگ سیکرٹری شیخ ناصر العبودی ہیں۔

سعودی عرب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے اسلامی سربراہی کانفرنس اسلامی ترقیاتی بینک اور الصندوق الاسلامی جیسے اہم عالمی اداروں کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ان کے مرکزی دفاتر بھی سعودی عرب کے شہر جدہ میں ہیں۔

شاہ فہد کی خدمات

سعودی عرب کے موجودہ حکمران شاہ فہد بن

عبدالعزیز مدبر، مفکر، بیدار مغز اور بہترین سیاستدان ہیں۔انہوں نے اپنے دورحکومت میں عالم اسلام کیلئے بہتر خدمات انجام دی ہیں۔ان کے کارنامے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔انہوں نے اعلان کیا کہ حرمین پر بے دریغ سرمایہ خرچ کیا جائے گا۔حجاج کرام کی سہولت کیلئے ان کی خدمات رہتی دنیا تک یادرکھی جائیں گی۔

مساجد کا اہتمام اور ان کی تعمیر

اسلامی دعوت کو عام کرنے کی غرض سے سعودی حکومت نے دوسرا اہم ذریعہ مساجد کو بنایا۔لہٰذا سعودی حکومت نے اور سعودی پرائیویٹ اداروں کی طرف سے پوری دنیا میں بے شمار اور ان گنت مساجد تعمیر کی گئیں اور ان میں مبلغین متعین کئے گئے۔کیونکہ اسلام کا مرکز اور محور مسجد ہے جس کی طرف دل لوٹتے ہیں اور انہیں وہاں اطمینان و سکون ملتا ہے جہاں مسلمان طلبہ تعلیم پاتے ہیں انہی مساجد کے ذریعہ بہت سے نامور اور ممتاز علماء مفکرین اور مدبر پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کے نام کو بلند کیا اور اس کا پرچار کیا۔یہ حقیقت ہے کہ مساجد اسلامی تعلیمات کو پھیلانے اور عام کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت کے اہم ادارے (رابطے) کی زیرنگرانی ہر اس ملک کے دارالحکومت میں ایک عالی شان مسجد بنانے کا منصوبہ جاری ہے جہاں مسجد تعمیر نہیں کی گئی۔سعودی حکومت کے تعاون سے اب تک 210 اسلامی مراکز کام کر رہے ہیں جب کہ 1359 سے زائد مساجد پایہ تکمیل تک پہنچ کر اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ان میں سے 18 مراکز ایسے ہیں جن کے پورے کے پورے اخراجات مکمل طور پر سعودی حکومت برداشت کرتی ہے جن کی مالیت پانچ سو ملین ریال ہے جبکہ بیس ملین ریال سالانہ سعودی حکومت، رابطہ کو مساجد کی تعمیر و مرمت کیلئے فراہم کرتی ہے۔جن سے سینکڑوں مساجد کی تعمیر کا کام پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

خادم الحرمین الشریفین نے اس منصوبہ کو جاری کرتے ہوئے کہا کہ سعودی حکومت کی تمام تر کوششیں اس لئے سرانجام دی جارہی ہیں تاکہ توحید اور اسلامی عقیدے کا پرچار ہو اور اس کا علم بلند ہو، اس منصوبہ کے تحت رابطہ کی انتظامیہ نے یہ بھی طے کیا ہر اس ملک میں ایک مسجد تعمیر کی جائے تاکہ وہاں کے مسلمان اسلامی تعلیمات سے متعارف ہوں اور ان کے آپس کے تعلقات بھی مضبوط ہوں۔تمام اسلامی ممالک کی طرف سے اس منصوبے کو پذیرائی ملی اور انہوں نے تعاون کا یقین دلایا اس منصوبے پر عملدرآمد کئی ممالک میں شروع ہو چکا ہے جہاں سیاحوں اور زائرین کی آمدو رفت زیادہ رہتی ہے۔

آج یورپ اور امریکہ کا کوئی معروف شہر ایسا نہیں جہاں سعودی حکومت کے تعاون سے مسجد نہ تعمیر کی گئی ہو۔وہاں کے کچھ لوگ ان اسلامی مراکز سے رجوع کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہاں مسلمان عبادات بھی سرانجام دیتے ہیں۔اس منصوبے کو جاری رکھنے کیلئے رابطہ کی اہم مجالس (میٹنگیں) جاری رہتی ہیں۔جن میں منصوبے کو ترقی پذیر بنانے کیلئے تجاویز دی جاتی ہیں اور ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

سعودی حکومت کی طرف سے مبلغین و معلمین کا تقرر

دعوت دین اور صحیح اسلامی عقیدہ کی اشاعت ہر مسلمان پر لازم اور ضروری ہے۔جس مسمان کو جس قدر اسلامی معلومات ہوں انہیں پھیلانے کا حکم قرآنی آیات میں موجود ہے۔اشاعت اسلام انسانی زندگی کو صحیح بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔انسانوں کی اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے سعودی حکومت نے مستقل بنیادوں پر اپنے خرچے پر مبعوثین بھیجنے کا اہتمام کیا، جو مختلف ممالک میں اسلامی مراکز اور مساجد میں دعوت دین کے کام پر مامور ہیں۔سعودی وزارت مذہبی امور کی زیرنگرانی دو ہزار سے زائد مبلغین اور معلمین جبکہ 93 ممالک میں دعوت اسلامی کے 24 مراکز اس کام کی نگرانی پر مامور ہیں۔اس کے علاوہ سعودیہ میں غیر سرکاری سطح پر دوسری اسلامی خیراتی تنظیموں کی طرف سے بھی 3884 مبلغین تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔جن پر سالانہ ملین ریال خرچ ہوتے ہیں ان سعودی مبعوثین، مبلغین، معلمین اور دعوتی دفاتر سے کئی اسلامی ممالک، مراکز اور ادارے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔بے شمار دینی مدارس پر ان کی وجہ سے مالی

بوجھ کم پڑتا ہے۔ پاکستان میں مکتب الدعوۃ الاسلامیہ کا دفتر سالہا سال سے دینی خدمت سرانجام دے رہا نیز پرائیویٹ اداروں کے دفاتر بھی اس دینی خدمت پر مامور ہیں۔

دعوتی دفاتر کی طرف سے اب ایک نئے پروگرام کا اجراء بھی ہو چکا ہے۔ جس میں ان مبعوثین کی تربیت اور علمی معیار کو بلند کرنے کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اور شرعی علوم کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے نئے طریقوں پر منصوبہ بندی بھی کی جاتی ہے۔

ان سعودی مبعوثین کی علمی سرگرمیوں اور کوششوں کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو دینی راہنمائی میسر آتی ہے۔ یہ مبعوثین خالص توحید اور قرآن و حدیث کی روشنی میں صحیح عقائد کی دعوت دیتے ہیں۔ ہفتے میں کئی پروگرام مختلف مساجد میں منعقد کرتے ہیں وہ علوم قرآنی اور علوم حدیث کو ہی بنیاد بناتے ہیں لوگوں کی بہت بڑی تعداد مبعوثین کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہو چکی ہے۔ مختلف ممالک میں عربی زبان کی ترویج کا مسئلہ بھی ان مبعوثین کا مرہون منت ہے۔ وہ اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کے ساتھ ساتھ عربی زبان کو بھی عام کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔

مومن بخیل نہیں ہو سکتا (حدیث)

AC

امین کیمیکلز

امپورٹ اینڈ سٹاکسٹ

Ph: 640340,634226
Mob:0303-6701190
Mob:0300-6605376
Res:634399

پروپرائیٹر ایس ایم بلال امین

بالمقابل M.C.B. گول کریانہ ریل بازار فیصل آباد

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

دس کتابیں مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور اشاعت دین کا عظیم مرکز ہے۔ اس کی طرف سے اسلامی لٹریچر چھپوا کر بڑے پیمانے پر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں ادارہ کی طرف سے مندرجہ ذیل دس کتابیں چھپوائی گئی ہیں جو زیر تقسیم ہیں:

۱۔ رشوت معاشرے کا خطرناک کینسر	۲۔ اسلامی داڑھی کا مقام
۳۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں۔	۴۔ بدعت کی حقیقت
۵۔ اسلام اور اہلحدیث ۶۔ اصول دین	۷۔ ضرب محمدی
۸۔ ننگے سر نماز ۹۔ مسائل زکوٰۃ	۱۰۔ صیام رمضان

خواہشمند حضرات مبلغ پچیس (25) روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

ادارہ کی طرف سے: اہلحدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل سیٹ صرف 12 روپے کی ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے زیر انتظام مساجد و مراکز میں آویزاں کریں۔ ضروری نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا تحریری وعدہ آنا ضروری ہے۔

نوٹ: لٹریچر کی ترسیل پندرہ شعبان تک جاری رہے گی۔ ان شاء اللہ

محمد یاسین راہیؔ، مدیر ادارہ تبلیغ اسلام

جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان، فون: 0641-567218

سالانہ یا اللہ مدد کانفرنس

بمقام: فقیر پورہ فیروز والہ روڈ گوجرانوالہ

بتاریخ: 12 ستمبر 2003 بروز جمعہ بعد نماز عشاء

مقررین:

حضرت مولانا محمد اسحٰق بھٹی صاحب، لاہور — قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی
حافظ ابتسام الٰہی ظہیر صاحب، لاہور — مولانا منظور احمد صاحب گوجرانوالہ
صاحبزادہ حافظ انعام الرحمٰن یزدانی، کامونکی — حافظ محمد عمران عریف، گوجرانوالہ
حافظ فاروق الرحمٰن یزدانی، مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

دیگر علمائے کرام بھی خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

منجانب: حافظ محمد عثمان اسحٰق۔ خطیب جامع مسجد بیت الحمد اہلحدیث گوجرانوالہ